بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تصریحات

ملکی سیاسیات میں اتار چڑھاؤ اور ایک دوسرے سے اختلافات ایک معمولی بات ہے لیکن بعض سیاسی پارٹیوں نے اظہار اختلاف کا جو طریقہ اختیار کر رکھا ہے وہ انتہائی نامناسب اور غیر موزوں ہے۔ ایک دوسرے کو گالی دینا اور کسی کی ذات پر کیچڑ اچھالنا سیاسی اور اخلاقی کسی طور پر بھی درست نہیں لیکن بدقسمتی سے پاکستان میں ایسی سیاسی پارٹیوں کی کوئی کمی نہیں جو اخلاق و شرافت کے نام کی کسی چیز سے بھی واقف نہیں اور جن کے نزدیک زعماء ملت سے لے کر مذہبی رہنما بلکہ خود دین اور شعائر دین تک بھی کوئی حیثیت واہمیت نہیں رکھتے۔ اس سلسلہ میں کمیونسٹ اور سوشلسٹ جماعتوں کے افراد داعیان تو تمام حدود و قیود پھلانگ چکے ہیں۔ ان کے جرائد و مجلات کو اٹھا کر دیکھیئے کسی شریف آدمی کی عزت و آبرو ان سے محفوظ نہیں ہے، اپنے مخالفین کو گالیاں دینا اور انہیں گیدڑ بھبھکیوں سے مرعوب کرنا یہ تقریباً سوشلزم اور کمیونزم کا بین الاقوامی اصول بن چکا ہے اور شعائر مذہبی کا مضحکہ اڑانا ان کا مذہب و مسلک۔ جناب بھاشانی کی لاف زنیوں سے لے کر جناب بھٹو کی اٹھکیلیوں تک اور جے اے رحیم کی ہرزہ سرائیوں سے لیکر فیض احمد فیض اور ان کے رفقا کی بیہودہ گوئیوں تک سب اسی مکتبِ فکر کے فیضان کی کرشمہ سازیاں ہیں۔

ان حالات میں انسان کتنا بھی صبر کرے، آخر کار اس کے پیمانے کا لبریز ہو جانا غیر فطری نہیں نتیجۃً دوسری طرف سے بھی ان کے جواب میں کبھی کبھی کوئی سخت بات نکل ہی جاتی ہے۔ لیکن وہ پھر بھی ان کے مقابلہ میں عشرِ عشیر کا درجہ نہیں رکھتی۔

اب جبکہ انتخابات بہت قریب آگئے ہیں اور ان لوگوں کو اس بات کا اندیشہ لاحق ہو گیا ہے کہ انتخابات کے نتیجہ میں ان کی اصلیت اور ان کی جھوٹی مقبولیت کا راز کھل جائے گا، ان کے لب و لہجہ میں اور درشتی اور دھمکیوں اور الزام تراشیوں میں اور زیادہ شدت آگئی ہے تاکہ اس سے لوگوں میں اشتعال پیدا ہو جس کے نتیجہ میں گڑبڑ پھیلے اور ملک کا امن و امان خطرے میں پڑ جائے اور جمہوریت کی قریب آئی ہوئی منزل اور دور ہو جائے۔

اس سلسلہ میں حکومت کی روش بھی بڑی عجیب سی ہے کہ اس کی آنکھوں سامنے بسرعام مارشل لاء ضابطہ نمبر ۱۶ کی خلاف ورزی کی جارہی ہے لیکن اس کا قانون حرکت میں نہیں آتا اور اگر کہیں اس کی زد پڑ ہی بھی ہے تو ان لوگوں پر جو معمولی حیثیت کے ہیں اور جن کی بات کوئی وزن اور مقام نہیں رکھتی ہم یہ سمجھتے ہیں کہ حکومت اگر واقعی مارشل لاء ضابطہ نمبر ۶۰ کے متعلق مخلص ہے تو اسے اس [illegible] لوگوں کے خلاف حرکت میں لانا چاہیئے جو حقیقتاً اس کی دھجیاں اڑا رہے ہیں اور ملک میں انتشار اور فتنہ پھیلا رہے ہیں۔

انتخابی دور کے قریب آتے ہی ملک میں بے شمار ایسے جرائد و مجلات بھی وجود میں آگئے ہیں جنہیں صرف گالی کے لیے ہی وجود بخشا گیا ہے۔ اگر حکومت نے اس کا کوئی تدارک نہ کیا تو اس سے انتخابات پر اور نئی نسل کے اخلاق پر وہ اثر بد پڑے گا کہ الامان والحفیظ۔

ہمیں یقین ہے کہ حکومت ان حالات کو جانتے ہوئے اس کے تدارک کے لیے کوئی موثر قدم اٹھائے گی تاکہ انتخابات پرامن طور پر وقت پر ہو سکیں اور جمہوریت کے ٹمٹاتے ہوئے دیئے کو زندگی اور روشنی مل سکے۔